جوگندر پال

مثالی خطیب

مجلس احرار اسلام کے قائد سید عطاء اللہ شاہ بخاری جب اپنی تقریر کے لئے لاہور سے آیا کرتے تھے تو کڑا کے کی سردی میں سارا سیالکوٹ رام تلائی (۱) میں سمٹ آتا تھا۔ کیا ہندو کیا مسلمان، سبھی، رات کے کھانے سے سرشام فارغ ہو کر کمبلوں میں پاؤ پاؤ بھر مونگ پھلی کی پوٹلی سنبھالے پسند کی جگہ پر قابض ہو کے شاہ جی کی آمد کا انتظار شروع کر دیتے تھے۔ تلاوت کے بعد شاہ جی اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے چند لمحے بڑی متین خاموشی سے ڈھیروں حاضرین کا جائزہ لیتے، پھر یہ دیکھ کر مسکرانے لگتے کہ پوری رام تلائی بھر چکی ہے، مگر ابھی تک انبوہ کے انبوہ چلے آ رہے ہیں۔ اسی دوران کوئی منچلا مائیکروفون پر گلا پھاڑ پھاڑ کر نعرہ تکبیر بلند کرتا اور ہم سب بیک دل و صدا اپنے آپ کو اللہ کے سب سے بڑا ہونے کا یقین دلاتے۔ اور پھر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی آواز رقص کرنے کے انداز میں ان کے منہ سے برآمد ہونے لگتی۔ سننے تو ہم سبھوں کو ہیں، مگر شاہ جی کا یہ تھا کہ ہم گویا ان کی آواز میں بھارت ناٹیم دیکھ رہے ہوتے۔ جولیس سیزر کے روما کے عہد کے مانند لاہور میں بھی ایک سے ایک بڑھ کر مقررین تھے۔ مگر شاہ جی کی تاب کچھ ایسی تھی جیسی ستاروں کے پورے جھرمٹ میں مارک انتھنی کی۔

اقتباس مضمون "ساتھ ساتھ"
(ماہنامہ تخلیق لاہور، فروری ۱۹۹۴ء)

---

(۱) سیالکوٹ کی مشہور جلسہ گاہ۔